Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۳۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۹ جمادی الاول ۱۳۹۴ھ یکم احسان ۱۳۵۳ہش یکم جون ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۲۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالیٰ کی طبیعت سردرد کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ محترم نوابزادہ محمد احمد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے پرسوں بذریعہ تار اطلاع ملی تھی کہ طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے لیکن آپریشن کے زخموں میں تکلیف اور گھبراہٹ وغیرہ عوارض ابھی چل رہے ہیں۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ شافیٔ مطلق اپنے فضل و رحم سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ بکلّی صحتیاب ہو کر بخیر و عافیت جلد ربوہ واپس تشریف لائیں۔

جماعتہائے احمدیہ کے لئے ضروری ہدایت

تمام جماعتہائے احمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ احمدیوں کے خلاف کئے جانے والے تشدّد کے واقعات کی اطلاع فوری طور پر صوبائی وزیر اعلیٰ صاحب۔ انسپکٹر جنرل صاحب پولیس نیز مرکزی وزیر داخلہ صاحب کو تاروں کے ذریعہ دیتے رہیں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کے ذریعہ انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا ہے اور اس کا قرب حاصل کر لیتا ہے

جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ اُس کا متولّی ہو جاتا ہے

"بڑی بات جو دُعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے۔ دُعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا متولّی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان حدِ بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں، ناکامیابیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے وہ اُن سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ، تعلق حکام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ و فریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دُنیاداروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السّلام کے مصائب کے مقابل اوّل الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے انکی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہیں۔ دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے منتفع ہو سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ شخص جس کا اسی قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو وہ کب مصائب و شدائد کے وقت گھبراوے گا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۹، ۶۰)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

مخلصینِ جماعت محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کیساتھ ادائیگی شروع کر دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امراء جماعتہائے احمدیہ کو یہ ضروری ارشاد فرمایا ہے:۔

"آپ تمام مخلصینِ جماعت تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ جس محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ آپ نے وعدے لکھوائے ہیں اسی محبت، اخلاص، جوش اور ولولہ کے ساتھ ادائیگی شروع کر دیں اور بروقت ادائیگی کرتے چلے جائیں۔ کام شروع ہو چکا ہے اور روپیہ کی ضرورت ہے۔"

(شعبہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ یکم احسان ۱۳۵۳ہش

مومنوں کا حقیقی اور دائمی سہارا

ہرچند کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اسے ایسے زبردست قویٰ، طاقتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں کہ کسی بھی دوسری ذی رُوح مخلوق کو بیک وقت اتنی قوتیں، طاقتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں عطا نہیں کیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۵ (التین آیت ۵)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔

ان بہترین قویٰ، طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کے باوجود انسان کو کسی امر پر بھی کلّی اختیار حاصل نہیں ہے۔ وہ تمام دوسری مخلوق کے مقابلہ میں تو اپنی اعلیٰ استعدادوں اور صلاحیتوں کی وجہ سے زیادہ بااختیار، زیادہ سمجھ بوجھ والا، اور وسائل کو بروئے کار لاکر کامیابی اور ترقی کی راہیں ڈھونڈ نکالنے والا ہے، وہ اپنے خداداد قویٰ، استعدادوں اور صلاحیتوں سے کام لے کر اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دے سکتا ہے اور دیتا چلا آرہا ہے۔ بایں ہمہ اس کی طاقتیں، استعدادیں اور صلاحیتیں غیر محدود نہیں ہیں۔ وہ بہرحال محدود طاقتوں، محدود استعدادوں اور محدود صلاحیتوں کا مالک ہے۔ اُس کی دوڑ دھوپ تگ و تاز، کوششوں اور مساعی کا دائرہ اپنی تمامتر وسعت کے باوجود محدود ہے۔ اس دائرہ سے باہر نکلنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ وہ اس محدود دائرہ سے باہر نکل ہی نہیں سکتا تاوقتیکہ خالق ارض وسماء جو ہر چیز پر قادر ہے اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اپنی قدرت کاملہ اور حکمتِ بالغہ کے ماتحت اس کی طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں میں اضافہ نہ کرے۔ جتنا وہ اضافہ کرتا ہے اسی نسبت سے اس کی دوڑ دھوپ اور تگ و تاز کا حلقہ وسیع ہوجاتا ہے۔ اس کے دائرہ استعداد اور دائرۂ تگ و تاز میں یہ وسعت بھی بہرطور محدود ہی ہوتی ہے۔ اسی لئے انسان کا اختیار بھی محدود ہی ہوتا ہے جب طاقتیں ہی محدود ہیں تو پھر غیر محدود اختیار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کے متعلق فرمایا ہے کہ ان تمامتر طاقتوں، استعدادوں اور صلاحیتوں کے باوجود وہ اپنی ذات میں بے کس و بے بس، عاجز و لاچار اور کمزور و ناتواں ہے چنانچہ فرمایا:۔

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۵ (النساء آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

اپنی اس فطری کمزوری کی وجہ سے انسان اپنی زندگی کے ہر مرحلہ میں کسی نہ کسی سہارے کا محتاج ہوتا ہے اور اسے بہرحال کبھی والدین، کبھی رشتہ داروں اور کبھی دوستوں کی امداد و اعانت پر تکیہ کرنا پڑتا ہے۔ ان کے سہارے اور ان کی امداد و اعانت سے کام لیتے ہوئے وہ مشکلات و مصائب اور نامساعد حالات پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے اور بسا اوقات اپنی کوشش میں کامیاب بھی ہوجاتا ہے۔ لیکن ان تمام سہاروں کے باوجود یہ حقیقت بار بار اس کے سامنے آتی ہے کہ یہ سب سہارے عارضی ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک سہارا بھی ایسا نہیں ہوتا جس پر وہ ہمیشہ کے لئے تکیہ کرسکے۔ اگر وہ اس حقیقت پر غور کرے اور خداداد عقل سے کام لے تو پھر اس ابدی صداقت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں رہتا کہ اصل حقیقی اور ہمیشہ قائم رہنے والا سہارا ایک ہی ہے اور وہ ہے عالمین کو پیدا کرنے اور ربوبیت کے ذریعہ اسے کمال تک پہنچانے والا یعنی اس کا قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا جو ایک ہی نہیں بلکہ اکیلا ہے۔ بجز اُس کے اور کوئی نہیں جو قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر ہو یا جو اُس کے اقتدار میں کسی لحاظ سے بھی شریک قرار پاسکے۔ اور یہی وہ ازلی ابدی صداقت ہے جس کی طرف خود خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں نوعِ انسان کو توجہ دلائی ہے جیساکہ فرمایا:۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۵ (المزمل آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ وہ مشرق کا بھی رب ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔

اسی لئے حقیقی مومن دنیا کے ان عارضی سہاروں پر کبھی تکیہ نہیں کرتے بلکہ اُن کا تمامتر بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہی ہوتا ہے وہ اسی کو اپنا کارساز اور سہارا بناتے ہیں۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۵ (البقرہ آیت ۲۵۸)

ترجمہ:۔ اللہ اُن لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر قسم کے باطنی اور ظاہری اندھیروں کو دُور کرکے اپنے حقیقی مومنوں کے لئے ہر قسم کے خطرات اور مصائب و مشکلات سے مخلصی کی راہ نکال دیتا ہے اس لئے حقیقی مومن مصائب و مشکلات سے ہرگز بھی ہراساں نہیں ہوتے بلکہ وہ اس بات پر پختہ ایمان رکھتے ہیں کہ ان کا خدا جو اُن کا ولی اور دوست ہے خود ان کی حفاظت فرمائے گا اور ان کے لئے راحت و آرام کے سامان مہیا کرے گا جب ان کے لئے کوئی اندھیرا پیدا ہوتا ہے خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے بھی بڑھ کر دعاؤں میں مصروف ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں کا دوست ہوتا ہے جو دن اور رات اُس کے آستانہ پر جھکے رہتے اور اس کے حضور دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کو اللہ تعالیٰ کے قُرب، اُس کی معیت اور دوستی کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اُس پر رحم آجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اُس کا متولی ہو جاتا ہے۔“ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۹)

ظاہر ہے جسے خدا تعالیٰ کی دوستی اور تولّی حاصل ہو اُسے کب کوئی مصیبت یا غمگین کرسکتی ہے یا اس کے لئے وہ کسی قسم کی پریشانی کا موجب بن سکتی ہے۔ وہ تو اس تولّی کے طفیل مصائب و مشکلات کے دوران دم نقد بہشت میں ہوتے ہیں اور اس یقین سے لبریز کہ اُن کا اصل سہارا اُن کا خدا اُن کا ولی، اُن کا دوست خود انہیں ان مشکلات و مصائب سے مخلصی عنایت کرے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی دوستی اور تولّی کے عظیم الشان ثمرات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”اگر دنیاداروں کے غموم وہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب سے مقابل اوّل الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں۔ لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کرسکتے۔ ان کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہیں۔ دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اُس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کرسکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اُس حاکم کے ہاتھ میں ہے عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے۔ تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو وہ کب مصائب و شدائد سے گھبراوے گا؟“

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۶۰)

پس سچی اور ابدی صداقت یہی ہے کہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والا اصل اور حقیقی سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی لئے مومنوں کا صرف اور صرف وہی سہارا ہوتا ہے، وہ اُسی کو اپنا کارساز سمجھتے اور اُسی پر توکّل کرتے ہیں اور وہی ان کا دوست اور متولّی ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمِ قرآن کریم کی ضرورت و اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی رو سے

(مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس غرض کے لئے قائم فرمایا ہے تا دینِ اسلام کی عظمت و شوکت کو قائم کیا جائے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کی حکومت کو دنیا میں مداومت حاصل ہو۔ خدا اور اس کے دین کو وہ مقام اور مرتبہ حاصل ہو جس کے لئے رحمۃ للعالمین اس دنیا میں تشریف لائے تھے حقیقی نجات اور حقیقی کامیابی اس صورت میں حاصل کی جا سکتی ہے جب تعلیمات قرآنیہ سے ہم آراستہ اور اس کے احکامات سے پیراستہ ہوں۔ خدا تعالیٰ کے حسن اور اس کے احسان سے آگاہ ہونے کے لئے احکامات قرآنیہ پر آگاہی حاصل کرنے اور اس کے تعلیمات پر عمل کرنے کی سعی سے ہی کامل نجات اور فلاح حاصل کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۴۶ میں فرماتے ہیں:۔

"آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے۔ یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم اور اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں۔"

الغرض قرآن کریم ایک جامع افضل و اعلیٰ و اتم کتاب ہے جو کہ خدا تعالیٰ آخری کامل شریعت کے طور پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔ اس کی افادیت برکات و فضائل سے کسی کو انکار کرنے کی جرأت نہیں ہے اس کی افضلیت و اکملیت عند الناس مسلّم امر ہے۔

اب جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اس کی تعلیمات سے آگاہی حاصل کی جائے اور عمل کی کوشش کی جائے اس کے لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باقاعدہ منصوبہ کے تحت جماعتی تنظیموں سے جو ایک اہم خطاب فرمایا ہے۔ اسکے اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں

۱۔ انصار اللہ سے مخاطب ہو کر فرمایا

"قرآن کریم کی تعلیم کے سلسلہ میں آپ پر دو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ایک ذمہ داری تو خود قرآن کریم سیکھنے کی ہے اور ایک ذمہ داری ان لوگوں (مردوں اور عورتوں) کو قرآن کریم سکھانے کی آپ پر عاید ہوتی ہے کہ جن کے آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق راعی بنائے گئے ہیں۔ آپ ان دونوں ذمہ داریوں کو سمجھیں اور جلد تر ان کی طرف متوجہ ہوں۔

ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اس کی بیوی اور بچے یا اور ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ راعی ہے۔ قرآن کریم پڑھتے ہیں اور قرآن کریم سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں۔ جو حق ادا ہونا چاہیئے اور انصار اللہ کی تنظیم کا یہ فرض ہے کہ وہ انصار اللہ مرکزیہ کو اس بات کی اطلاع دے اور ہر مہینہ اطلاع دیتی رہے کہ انصار اللہ نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک نبھایا ہے۔ اور اس کے کیا نتائج نکلے ہیں

۲۔ خدام الاحمدیہ سے خطاب

"خدام الاحمدیہ کو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ اشاعتِ اسلام کا بڑا بوجھ آپ کے کندھوں پر پڑنے والا ہے کوئی ایک طفل یا کوئی ایک نوجوان بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو احمدیت کے مقصد سے غافل رہے اور اس ذمہ داری کی ادائیگی سے غافل رہے جو ہمارے رب نے ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے۔ گو ہر عمر میں انسان کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے لیکن عام حالات میں ایک ساٹھ سالہ ادھیڑ عمر کے انسان کی طبعی عمر اس نوجوان کی عمر سے کم ہوتی ہے جو ابھی سولہ یا سترہ سال کا ہے آپ اپنے روحانی بنک یا خزانہ (اگر یہ لفظ اس جگہ کے لئے استعمال ہو جہاں خزانہ رکھا جاتا ہے) کو اگر آپ چاہیں تو بہت زیادہ بھر سکتے ہیں۔ لمبی عمر ہے۔ جس شخص نے کئی فصلیں کاٹنی ہوں اس کے گھر میں دانے بہت زیادہ ہوں گے اگر وہ دانے جمع کرے اور اگر بیچے تو مال زیادہ ہو گا۔ لیکن جس شخص نے ایک ہی فصل کاٹنی ہو یا دو فصلیں کاٹنی ہو تو اگر اس کا پیٹ بھر جائے تو وہ راضی ہو جاتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں تو پیٹ بھر جاتا ہے مگر اُخروی زندگی کی جو نعماء ہیں ان کے متعلق کوئی شخص یہ سوچ نہیں سکتا کہ بے شک وہ نعماء ہمیں تھوڑی مقدار میں مل جائیں۔ زیادہ سے زیادہ ہم امیدوار ہیں ان نعمتوں کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق کوشش ہونی چاہیئے پس خدام الاحمدیہ کی تنظیم اپنے طور پر بحیثیت خدام الاحمدیہ اس بات کا جائزہ لے اور نگرانی کرے کہ کوئی خادم اور طفل ایسا نہ رہے جو قرآن کریم نہ جانتا ہو یا مزید علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کر رہا ہو"

۳۔ لجنہ اماء اللہ کو مخاطب ہو کر فرمایا

اسی طرح لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کرے کہ ہر جگہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ ان لوگوں کی نگرانی میں جن کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے۔ قرآن کریم پڑھ رہی ہیں یا نہیں۔

میں لجنہ اماء اللہ پر یہ ذمہ داری عاید نہیں کر رہا کہ وہ سب کو قرآن پڑھائیں کیونکہ اس سے تو باہم تصادم ہو جائیگا کیونکہ میں نے کہا کہ ہر ایک موصی مرد اور افراد کو قرآن کریم پڑھائے۔ اگر مثلاً اس کی بیوی قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی تو وہ اپنی بیوی کو ہی پڑھائے گا یا میں نے یہ ہدایت دی ہے کہ ہر رکن انصار اللہ اس ماحول میں جس ماحول کا وہ راعی ہے قرآن کریم کی تعلیم کو جاری کرے۔

"لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ یہ دیکھیں کہ جن پر قرآن کریم پڑھانے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے (جہاں تک مستورات اور ناصرات کا تعلق ہے) وہ اپنی ذمہ داری کو نباہ رہے ہیں یا نہیں اگر وہ اپنی ذمہ داری نباہ نہیں رہے تو آپ اس ذمہ داری کو نباہیں اور مستورات کو ناصرات کو پڑھانا شروع کر دیں اور اس کی نگرانی ہر کنہ میں ہونی چاہیئے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ہم پوری طاقت کے ساتھ پوری ہمت کے ساتھ اور انتہائی کوشش کے ساتھ تعلیم القرآن کے اس دوسرے دور میں داخل ہوں۔ اور خدا کرے کہ کامیابی کے ساتھ (جہاں تک موجودہ احمدیوں کا تعلق ہے) اس سے باہر نکلیں ویسے یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ نئے بچے نئے افراد نئی جماعتیں اور نئی قومیں اسلام میں داخل ہونگی اور اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا تو ساری دنیا کا معلم بننے کی تربیت آپ ہی کو حاصل کرنی چاہیئے۔ خدا جانے آپ میں سے کس کو یہ توفیق ملے کہ وہ ساری دنیا میں تعلیم القرآن کلاسیں کھولنے کا کام کرے لیکن اگر ہم تیاری نہ کریں تو اس وقت اس فرض کو جو اس وقت کی ذمہ داری ہو گی ہم نباہ نہیں سکیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنظیم موصی صاحبان سے خطاب

"پس ایک تو موصیوں کے صدر اور نائب صدر کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے موصیوں کا جائزہ لے کر ایک ماہ کے اندر اندر ہمیں اس بات کی اطلاع دیں کہ کس قدر موصی قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں اور جو موصی قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں ان میں سے کس قدر موصی قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں اور جو موصی قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں ان میں سے کس قدر قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ موصی کو (تینوں معنی میں جن کی تشریح میں پہلے کر چکا ہوں اب دہرانے کی ضرورت نہیں) قرآن کریم آتا ہو اور تیسری ذمہ داری کا آج میں ہر اس موصی پر جو قرآن کریم جانتا ہے یہ ڈالنا چاہتا ہوں کہ وہ دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں اور یہ کام باقاعدہ ایک نظام کے ماتحت ہو اور اس کی اطلاع نظارت متعلقہ کو دی جائے۔"

(مطبوعہ الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۶۹ء)

اللہ تعالیٰ جملہ تنظیموں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہنے اور کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(مرتبہ محمد انیس الرحمٰن شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

قرآن کریم اور فرمان الٰہی

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ۔

(بنی اسرائیل ۱۰)

ترجمہ: یہ قرآن یقیناً راہنمائی کرتا ہے اس راہ کی جو سب سے زیادہ درست ہے۔

آپ زندگی کے تمام مسائل میں قرآن مجید سے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ اس کا مطالعہ کریں اور اس پر غور کریں۔ اگر آپ ترجمہ سیکھ لیں تو یہ کام آسان ہو جاتا ہے۔ تفسیر صغیر سے اس سلسلہ میں مدد لیجئے۔ انصار اللہ مرکزیہ کے سہ ماہی امتحان اس غرض کے لئے رکھے گئے ہیں کہ آپ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ کر اس سے ہدایت اور نور حاصل کر سکیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تلاوتِ قرآن کی فضیلت

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ)

قرآں کتابِ رحماں سکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں

ربِ رحمان و منّان کے احسانات اور فضلوں میں سے قرآن کریم ایک عظیم ترین احسان اور افضل ترین نشان ہے جو اس نے اپنے سب سے بلند شان اور محبوب ترین رسول، سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔ قرآن حکیم کی تعلیمات دائمی و ابدی، غیر متبدل اور اٹل ہیں۔ قرآن کی کوئی آیت کوئی حکم اور کوئی نقطہ و شعشہ بھی تا قیامت منسوخ و متروک نہیں ہو سکتا۔ زمانہ خواہ کیسا ہی بدل جائے، دُنیا میں خواہ کیسے ہی انقلابات رُونما ہو جائیں مگر قرآنی اصول اور صداقتیں کبھی تغیر پذیر نہیں ہو سکتیں۔ قرآن مجید وہ منبعِ نور و ہدایت اور سرچشمۂ انوارِ توحید ہے جس کی کرنیں رہتی دُنیا تک روحانیت و عرفانِ حق کے طالبوں کے تاریک دلوں کو منور کرتی رہیں گی۔ یہ کلامِ پاک قیامت تک روحانیت کی پیاسی رُوحوں کی تشنگی بجھاتا رہے گا اور ان کی دینی و علمی اور اخلاقی و اقتصادی رہنمائی فرماتا رہے گا کیونکہ اس زندہ اور زندگی بخش و حیات آفریں کلامِ الٰہی اور لازوال و عدیم المثال اور عالمگیر پیغامِ خداوندی میں قیامت تک کے لئے ہر رنگ و نسل، ہر ملک اور ہر قسم کے انسانوں کے لئے ہدایت و رہنمائی کا سامان موجود ہے جس سے ہر شخص اپنے روحانی ظرف اور تعلق باللہ کے مطابق استفادہ کر سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآنِ مبین کو غور اور تدبر سے پڑھیں اور اس کے علوم سیکھ کر اُن لوگوں کی رہنمائی کریں جو اس کانِ نور سے دُور رہ کر بے شمار مسائل میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والوں کو یہ حکم دیا ہے کہ:-

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ

(المائدہ ع ۱۰)

"اے رسولؐ! تیرے رب کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اُتارا گیا ہے اُسے (لوگوں تک) پہنچا اور اگر تُو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تُو نے اُس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا۔"

اس آیتِ کریمہ میں ہر مسلمان کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ قرآنی پیغام اور ربانی کلام کے معارف، اسرار و رموز اور علوم لوگوں تک پہنچائے لیکن جب تک ایک مومن و مسلمان پہلے خود قرآنی انوار سے اپنے سینہ کو منور نہیں کرتا اُس وقت تک وہ نہ اپنے اہل و عیال تک ان انوار کو پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی منکرینِ دینِ حق کو کلامِ پاک کی صداقتوں سے آگاہ کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار یہ ارشاد فرمایا ہے کہ قرآن پر تدبر کرو جیسا کہ فرماتا ہے:-

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

(ص ع ۳)

یعنی "یہ (قرآن) ایک کتاب ہے جسے ہم نے تیری طرف نازل کیا ہے سب خوبیوں کی جامع ہے تاکہ وہ اس کی آیات پر غور کریں اور تاکہ عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ کہ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود بھی قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور پھر دوسروں کو بھی قرآن سکھاتا ہے۔" تلاوتِ قرآن رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک خاص وصف بیان کیا گیا ہے اور تلاوتِ قرآن میں خود قرآن پڑھنا اور دوسروں کو قرآن پڑھ کر سُنانا دونوں مفہوم شامل ہیں۔ پس بہت ہی مبارک اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو رسولِ مقبولؐ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کی سعادت حاصل کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں، نہایت درجہ ادب کے ساتھ عظمتِ قرآن کا احساس دل میں جاگزیں کرتے ہوئے عاشقانہ رنگ میں ہر لمحہ اس کانِ نور سے عرفانِ باری کے جواہر اور موتی تلاش کرنے کی جستجو میں رہتے ہیں اور عظیم عاشقِ قرآن مہدی آخر زمان مسیح محمدی علیہ السلام کے اِس شعر کا مصداق بن جاتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

صاحبِ قرآن حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم تلاوتِ قرآن کی فضیلت سے متعلق فرماتے ہیں کہ:-

"میری اُمّت کے لئے سب سے اچھی عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔"

نیز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

"جو بندہ تلاوتِ قرآن میں اس قدر مشغول ہو کہ وہ مجھ سے دعا مانگنے کا موقع نہ پا سکے تو میں اسکو بغیر مانگے ہی مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔" (ترمذی)

حضور پُرنور کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:-

"بندہ تلاوتِ قرآن ہی کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا سب سے زیادہ قُرب حاصل کرتا ہے۔"
(ترمذی)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ:-

"جس شخص نے قرآن پڑھا اور وہ روزانہ اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اُس کی مثال ایسی ہے جیسے مُشک سے بھری ہوئی زنبیل کہ اُس کی خوشبو چار سُو مہک رہی ہے اور جس شخص نے قرآن پڑھا لیکن وہ اس کی تلاوت نہیں کرتا تو اُس کی مثال ایسی ہے جیسے مُشک سے بھری ہوئی بوتل کہ اُس کو ڈاٹ لگا کر بند کر دیا گیا ہے۔" (ترمذی)

یہ زمانہ جس میں سے ہم اِس وقت گزر رہے ہیں اس میں عامۃ المسلمین قرآن کی تلاوت اور قرآن سیکھ کر اُس پر عمل کرنے میں بے حد غفلت سے کام لے رہے ہیں اور درحقیقت یہی وہ وقت ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔

(الفرقان)

قیامت کے روز رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ربّ العزت کی بارگاہ میں اپنی اُمّت کی شکایت کریں گے کہ "اے میرے رب یقیناً میری قوم نے اِس قرآن کو اپنی پیٹھوں کے پیچھے ڈال دیا ہے۔" پس آج جو شخص قرآن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے محبت کرتا ہے، قرآن کو سینہ سے لگاتا ہے، قرآن کی کثرت سے تلاوت کرتا ہے اور اس کا علم حاصل کرکے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا کے حبیب رسول پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو خوش کرتا ہے اور بہت بڑے اجر و ثواب کا مستحق بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم دن اور رات کے مختلف اوقات میں کثرت کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کیا کریں۔ اس کلام پاک کا ترجمہ سیکھیں، اس کے مطالب و معانی پر غور کرتے رہیں۔ ہمارے گھروں میں ہر روز بلا ناغہ قرآن کی تلاوت ہوتی رہے تاکہ ہمارے گھر کلام اللہ اور ذکرِ الٰہی کی عظیم و بے پایاں برکات اور رحمتوں سے معمور رہیں۔ کوئی دن ایسا نہ ہو کہ جس دن ہم اپنی سستی اور غفلت سے اپنی زبانوں اپنے دلوں اور اپنے گھروں کو تلاوتِ قرآن سے محروم و مہجور رکھیں۔ خاص طور پر صبح کے وقت کی تلاوت میں تو ہرگز ناغہ نہ ہونے دیں۔ کیونکہ صبح کے وقت قرآن پڑھنا بارگاہِ الٰہی میں خاص شرفِ قبولیت رکھتا ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا (بنی اسرائیل ع ۹)

"اور صبح کے وقت قرآن کے پڑھنے کو بھی (لازم سمجھ)، صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا یقیناً اللہ کے حضور میں ایک مقبول عمل ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ:-

"تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیساکہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ ... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جسکے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح)

پھر فرمایا:-

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

دُعائے مغفرت

میری دادی جان محترمہ کرم بی بی صاحبہ اہلیہ محترم صوفی علی محمد صاحب مرحوم (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) ۲۷ مارچ کی صبح کو گکھانوالی ضلع سیالکوٹ میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور تاحال گاؤں میں ہی امانتاً دفن کیا گیا ہے۔ انتہائی پُرعزم اور صبر کی لازوال تصویر تھیں۔ خلفاء سے گہری دلی وابستگی رکھتی تھیں اور دعاگو تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو اپنے رحم کی لامحدود موجوں کی آغوش میں چھپا لے اور اپنی رحمت سے ہم عزیزوں کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(محمود احمد بھٹی ابن مولوی محمد احمد صاحب فاضل گکھانوالی منزل ربوہ)

پتہ درکار ہے

محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم رحمت اللہ صاحب بٹ وصیت ۱۸۲۱۶ سابق سکونت کراچی کے ایڈریس کا اگر کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود پڑھیں تو فوراً دفتر وصیت کو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ٹیلیفون نمبر افسر امانت تحریک جدید کا نیا ٹیلیفون نمبر ۲،۷،۵ ہے۔ احباب حسب ضرورت آئندہ اسی نمبر پر رابطہ قائم فرماویں۔ (افسر امانت تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اعلان برائے موصیان ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مورخہ ۴ فروری ۱۹۷۳ء کے پروگرام کو عملی شکل دینے کی غرض سے مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل موصیان ربوہ کے لئے سب کمیٹی منظور فرمائی ہے۔ یہ کمیٹی ربوہ کے جملہ موصی اصحاب سے رابطہ پیدا کرکے اغراض وصیت کی تکمیل کراتی رہے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کمیٹی کے لئے محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کو صدر اور محترم مولوی نورالدین صاحب منیر کو سیکرٹری منظور فرمایا ہے۔

(۱) محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر (۲) محترم مولوی نورالدین صاحب منیر۔ (۳) محترم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی (۴) محترم پروفیسر مبارک احمد صاحب انصاری (۵) محترم مختار احمد صاحب ہاشمی (۶) محترم حکیم خورشید احمد صاحب (۷) محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم۔ (۸) محترم پروفیسر حبیب اللہ خاں صاحب (۹) محترم مولوی صالح محمد صاحب (۱۰) محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھانبڑی (۱۱) محترم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی۔

(صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

قائدین کرام توجہ فرمائیں!

قائدین اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ جن قائدین مجالس کے انتخابات نہیں ہوئے۔ ان کے انتخاب کرواکر رپورٹ جلد از جلد مرکز میں بھجوادیں۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت مکرم ملک محمد ممتاز احمد صاحب کاسٹنگ آفیسر ملز بھکر و نائب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع میانوالی کو اللہ تعالیٰ نے ۲۰/۵/۷۳ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ اس سے قبل موصوف کے دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم بچی کو نیک اور صالحہ بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے۔ وہ والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھکر)

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شمیم محمود صاحب کے والد محترم ماسٹر محمد الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ گجرہ بعارضہ کینسر کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲) مکرم کوثر محمود خاں صاحب چک نمبر ۳۶ شمالی ضلع سرگودھا ڈیڑھ سال سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ گردن پر پانچ پھوڑے بھی ہیں۔ (۳) مکرم حکیم محمد نورالدین صاحب منیر کسیرا بازار گوجرانوالہ کی والدہ قریباً تین ہفتوں سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ دل کی تکلیف بھی ہے (۴) راجہ فضل احمد صاحب محمود آباد کے لڑکے مبارک احمد بعارضہ درد کمر، اور دوسرا لڑکا مظہر احمد بعارضہ ذیابیطس بیمار ہے۔ (۵) شیخ غلام محمد صاحب مسجد احمدیہ لائل پور گھٹنوں اور سر میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

(۶) محترم ملک بشیر احمد صاحب انسپکٹر مال وقف جدید کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان دنوں ٹانگوں اور کمر کے دردوں میں مبتلا ہیں۔ اسی طرح ان کا اکلوتا بیٹا ملک رضوان احمد بعمر ۲½ سال پیدائشی کمزور اور بیمار ہے۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان تمام مریضوں کو کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ آمین

ھُوَ الشَّافِی
پائلز کیور
PILES CURE
قیمت -/۱۰
صرف چار کیپسولز سے بواسیر خونی و بادی ختم
تیار کردہ:- کیو ٹو میڈلین کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی گولبازار ربوہ
فون نمبرز:- ۶۰۶، ۷۷، ۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب کے متعدد شہروں میں احمدیوں کے خلاف پُرتشدد مظاہرے اور جلوس

احمدی تاجروں کی دکانیں چُن چُن کر لُوٹی اور نذرِ آتش کی گئیں

احمدیوں کے گھروں پر پتھراؤ کر کے جائیدادوں کو وسیع پیمانہ پر نقصان پہنچایا گیا

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ صوبے کے مختلف شہروں سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ متعدد شہروں میں کل متشدد جلوسوں نے وسیع پیمانہ پر احمدی تاجروں کی دکانوں کو لُوٹ کر ان کے سامانوں کو نذرِ آتش کیا ہے اور اسی طرح احمدیوں کے گھروں کو بھی نذرِ آتش کیا گیا ہے۔ جن شہروں میں چُن چُن کر احمدی تاجروں کی دکانوں کو لُوٹا اور جلایا گیا ہے ان میں لائل پور۔ چک جھمرہ۔ چنیوٹ۔ گوجرہ۔ سرگودھا۔ خانیوال۔ ملتان۔ بہاولپور۔ راولپنڈی اور لاہور خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

لائلپور میں جو دکانیں لُوٹی گئیں یا نذرِ آتش ہوئیں ان میں، مراد کلاتھ ہاؤس، انصاف اینڈ کمپنی پُرانی غلّہ منڈی۔ سفینہ کلاتھ ہاؤس۔ مرزا احمد صاحب چشمہ والوں کی دکان۔ رشید کلاتھ ہاؤس۔ بلالی کلاتھ ہاؤس۔ ندیم کلاتھ ہاؤس، ناصر دواخانہ، ملک ہیر مارٹ، رفیق برادرز۔ لودھی واچ کمپنی۔ لئیق احمد کی دکان واقع پیپلز کالونی۔ حمیدیہ دواخانہ طارق آباد وغیرہ شامل ہیں۔

علاوہ ازیں میڈیکل کالج کے احمدی طلباء کا تمام سامان جلا دیا گیا مسجد فضل کے عقبی شیشے توڑ دئے گئے۔ نیز متعدد احمدیوں کے مکانوں پر پتھراؤ بھی کیا گیا۔

سرگودھا میں بھی بعض احمدیوں کی دکانوں اور جائیدادوں کو نقصان پہنچایا گیا اور اب ان کو اور ان کے اہل و عیال کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ جن دکانوں اور مکانوں کو شدید نقصان پہنچایا گیا ان میں وودود میڈیکل ہال اور اس کے مالک ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کا مکان۔ ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب ترک کا ڈینٹل کلینک اور گھر۔ نیز قریشی محمود الحسن صاحب کا گھر شامل ہیں۔

وودود میڈیکل ہال کو نقصان پہنچانے کے بعد اس کے مالک حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے ملحقہ مکان پر پتھراؤ کیا گیا اور مکان کا دیر تک گھیراؤ کئے رکھا۔ اسی طرح جلوس نے ڈاکٹر حاجی جنود اللہ صاحب کے کلینک کو نقصان پہنچانے کے علاوہ ان کے کلینک اور مکان کا دیر تک گھیراؤ کئے رکھا۔ خاصی دیر کے بعد پولیس کی جیپیں آئیں تو ان دونوں دکانوں اور ملحقہ مکانوں کا گھیراؤ کرنے والا جلوس منتشر ہوا۔ ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب، ان کے بیٹے نیز دو کمپونڈروں اور حاجی جنود اللہ صاحب کے بیٹے کو پولیس گرفتار کر کے لے گئی ہے۔

چنیوٹ میں تشدد پر آمادہ جلوس نے شاہ میڈیکو۔ ڈاکٹر شریف احمد صاحب دندان ساز کی دکان، گلزار احمد زرگر کی دکان، ایک تیل کی دکان، ایک برتنوں کی دکان، ایک سائیکلوں کی دکان اور ایک فوٹو سٹوڈیو کو نذرِ آتش کر دیا۔ مزید برآں لاٹھیوں سے مسلح جلوس دن بھر اڈہ بس پر موجود رہ کر احمدی مسافروں کو پکڑنے اور انہیں بسوں سے اتار کر پریشان کرنے کی کارروائی میں مصروف رہا۔ نیز پرانا اڈہ بس پر احمدیوں کا دکانوں اور مکانوں سے نکالا ہوا اور لُوٹا ہوا سامان اکٹھا کر کے آگ لگائی گئی۔ اس میں فرنیچر اور لوہے کا سامان شامل تھا۔

گوجرہ میں صبح نو بجے ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جس نے لوٹ مار اور غارتگری کا انتہائی افسوسناک مظاہرہ کیا۔ مسجد احمدیہ اس سے ملحق چھ دکانوں اور لائبریری کو نذرِ آتش کر کے کھنڈر اور راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں احمدیوں کی جن بڑی بڑی دکانوں کو لُوٹا یا نذرِ آتش کیا گیا اس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مقبول دواخانہ مع سامان و ادویہ مالیتی ۲ لاکھ روپے
۲۔ مرزا غلام مصطفٰے کی کپڑے کی دکان مالیتی ۷۵ ہزار روپے
۳۔ میڈیکل سٹور چوہدری محمد رفیق
۴۔ میڈیکل سٹور چوہدری ظفر علی صاحب
۵۔ ایک دکان جس میں اٹہ معافی سولوری کھلی تھی نذرِ آتش کی گئی
۶۔ سوڈا واٹر کی ایک دکان

اس پر مزید یہ کہ تین احمدیوں انوار الحق بٹ، ان کے بیٹے اور عبد القدیر معلم کو گرفتار کر لیا گیا۔

راولپنڈی میں مسجد نور میں واقع احمدیہ لائبریری کا فرنیچر کتابیں الدلبکار نذرِ آتش کر دیا گیا۔

ملتان میں بشیر میڈیکل سٹور کو لوٹا گیا

لاہور میں یونیورسٹی نیو کیمپس کے ایک طالبعلم کو زدوکوب کر کے اس کا سر پھاڑ دیا گیا احمدی طلباء کے کمروں کا سامان بھی نذرِ آتش کر دیا گیا۔ نیز میڈیکل کالج کے روم ہوسٹل کے تمام احمدی طلباء کا سامان باہر نکال کر اسے آگ لگا دی گئی۔

بہاولپور میں بشیر احمد کے پٹرول پمپ پر حملہ کر کے اس کے شیشے توڑ دئے گئے

مزید برآں نوائے وقت مورخہ ۳۱ مئی میں شائع شدہ خبر کے مطابق۔

چک جھمرہ میں شہر اور نواحی بستیوں میں احمدیوں کے مکانوں اور دکانوں کو لوٹ کر ان کے سامانوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ انہوں نے احمدیوں کے گھروں کے دروازے کھڑکیاں اور چھتیں تک اکھاڑ کر انہیں آگ لگا دی۔ ایک ایس ڈی او کے گھر پر بھی حملہ کر کے اس کا سامان باہر نکالا اور اسے جلا دیا۔

خانیوال میں احمدیہ لائبریری جلا دی گئی اور ایک مکان پر پتھراؤ کیا گیا۔

مربی سلسلہ رحمت اللہ کے مکان کا گھیراؤ کر کے اس کا سامان لوٹ کر باقی اسے آگ لگا دی

امتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ

ایسے مخلص نوجوان جو صدر انجمن احمدیہ کے کارکن کے طور پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں اور کم از کم میٹرک پاس ہوں، عمر ۱۸ سال یا اس سے زائد۔ اپنی درخواستیں مقامی صدر اور امیر کی تصدیق کے ساتھ نظارت بیت المال آمد میں ۵ احسان/جون تک پہنچا دیں۔ تحریری امتحان ۸ احسان/جون کو صبح ۹ بجے ہوگا اور انٹرویو ۹ احسان/جون کو صبح ۹ بجے، انشاء اللہ۔

میٹرک کی سند اور کاغذ قلم ہمراہ لائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

الفرقان کا خاص شمارہ

احبابِ جماعت فوری توجہ فرمائیں!

الفرقان کے ماہِ جون کے شمارہ میں دیگر علمی و تحقیقی مضامین کے علاوہ چٹان کے فتنہ انگیز اعتراضات کے ٹھوس جوابات شائع ہو رہے ہیں۔ احباب کی تجویز ہے کہ اس شمارہ کو معمول سے کافی زیادہ شائع کیا جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو جماعتیں یا احباب یہ خاص نمبر زائد منگوانا چاہیں وہ فوری طور پر مطلوبہ تعداد سے مطلع فرما دیں۔ قیمت فی پرچہ ایک روپیہ ہوگی۔

(منیجر الفرقان ربوہ)